

تاریکی تانزور

مشال احمد

تاریکی تانور



از قلم مشال احمد

All Rights Reserved

Copyright: Myshal Ahmed (Author)

Published by: Safar-e-Adab

Published On: safareadab.com

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

safareadab@gmail.com

khanumaira@safareadab.com

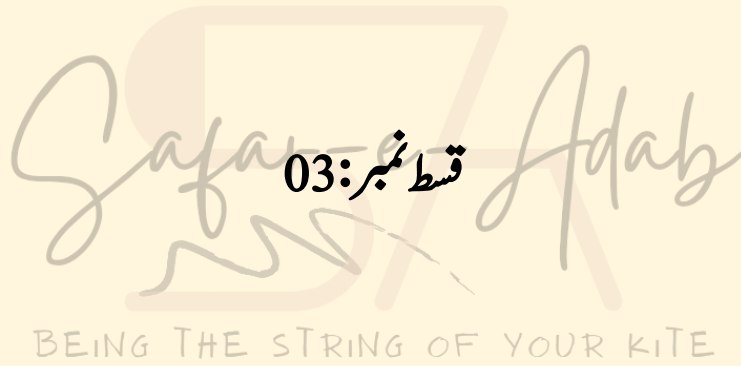
adab@safareadab.com

Note: We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

ضروری بات

تاریکی تانور کے تمام جملہ حقوق لکھاری "مشال احمد" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔





سب نے کل اُس سے زیادہ وقت دینے کا وعدہ لیا تھا جس کے بعد وہ واپس فلیٹ چلی گئی تھی۔ آئزہ کو بے ساختہ رونا آیا۔ وہ آج نور کو بہت کچھ بتانا چاہتی تھی، مگر نور نے تو اُس کی طرف دیکھا تک نہ تھا۔ کیا وہ اُس دن بہت ناراض ہو گئی تھی؟ آئزہ نے اُسے میسجز بھی کیے تھے جن کا جواب نہ ملا۔

"آئزہ، چلو کیفے چلتے ہیں۔"

"آئزہ ..."

"کیا ہوا؟ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟" اچانک ہی آئزہ کے کانپنے پر وہ سب حیران ہو گئی تھیں۔

"آئزہ، پانی پیو۔" مریم اُسے لائبریری کے سامنے موجود لان میں ایک بیچ پر بٹھاتے ہوئے پانی پلانے لگی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"منابل نے کہا،" تم آئزہ کے گھر کال کرو۔"

جب منابل نے اُس کے ہاتھ میں موجود فون پر ڈائل لسٹ میں پہلا نمبر ملایا تھا، تو دوسری طرف سے جواب آیا، "کیا ہوا پاؤ؟ کلاس کینسل ہو گئی کیا؟"

"آپ آئزہ کے بھائی بات کر رہے ہیں؟ اُس کی طبیعت ٹھیک نہیں، آپ اُسے لینے آجائیں۔"

اشعر کا دماغ سن سا ہو گیا، "کیا ہوا تھا؟ کیا ایک بار پھر سے وہ اُسے بھی کھودیں گے؟" تیزی سے وہ اپنے آفس سے باہر نکلا، جہاں سیکرٹری نے بھی حیرت سے اُسے دیکھا۔

یونیورسٹی پہنچتے ہی اُسے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیسے سارا راستہ کاٹ کر آیا تھا۔ ہائی اسپید میں ڈرائیو کرتے ہوئے وہ سیدھا اُس کے پاس پہنچا۔ دوبارہ سے نمبر پر کال کرتے ہوئے وہ یہاں وہاں بھاگتا، نظریں آئزہ کی تلاش میں تھیں۔ دوبارہ آئزہ کے نمبر پر کال کی، "آئزہ کہاں ہے؟" اُس نے بہت مشکل سے الفاظ ادا کیے۔

"ہم لا بیری کے سائیڈ پر ہیں۔" وہ لا بیری کے پاس ہی تھا جب اُس نے دروازے سے دیکھا اور تیز قدم اٹھاتے وہ اُن کے قریب آیا۔ وہ سب بھی اُسے پہچان چکی تھیں۔ جب سائیڈ پر ہوتے ہوئے اُنہوں نے جگہ دی، اُس نے آگے بڑھ کر اُسے سینے سے لگا لیا۔

ایسی ہی ایک کال پہلے اُس سے اُس کی بہن چھین چکی تھی۔ آئزہ کو کچھ ہونے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ابھی تو بھائی کو بھی نہیں بتایا، پتا نہیں وہ اُسے کتنا ہی سناتے۔ مگر وہ بھی کیا کرتا، اُسے کسی چیز کا ہوش ہی نہ رہا تھا۔

اُس کی دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہ اُسے لے کر گاڑی کی طرف آیا۔ راستے میں اُس نے کئی بار آئزہ سے کہا کہ وہ ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں اگر اُس کی طبیعت زیادہ خراب ہے، تو وہ گرمی کا بہانہ کر کے ٹال گئی۔

گھر آتے ہی سامنے موجود بھائی کو دیکھتے ہوئے اشعر نے تھوک نگلا، یعنی اُسے خبر ہو چکی تھی۔

"اشعر خاں زادہ، میں مر گیا تھا جو تم مجھے بتائے بغیر ہی چلے آئے؟"

"بھائی، کیسی باتیں کر رہے ہیں؟" اشعر نے اُس کے مر جانے والی بات پر برا ماننے ہوئے کہا۔

"میری بات کا جواب دو، اشعر!"

"بھائی، مجھے سمجھ نہیں آیا، سوری..."

سامنے موجود شخص نے بھی کرب سے اپنی بھوری آنکھیں میچ لی تھیں۔ وہ جانتا تھا کہ اشعر کا بھی قصور نہیں، کیونکہ پچھلی بار ایسے واقعے میں وہ یہاں موجود نہ تھا اور نہ جانے کتنا ہی عرصہ وہ بس خود کو اس لیے کو ستا رہا کہ وہ دُور تھا۔

اُس نے قدم لیتے ہوئے آئزہ کو ایک بازو سے، اور اشعر کو دوسرے بازو سے قریب کرتے ہوئے گلے لگا لیا۔ ان بہن بھائیوں میں تو اُس کی جان تھی، وہ کبھی ان کے لیے بھائی نہ تھا، بلکہ وہ تو ان کا باپ، بھائی، دوست سب کچھ تھا۔

پچھے کھڑی می نے اپنے آنسو چھپانے کے لیے کچن کا رخ کیا۔ اُن کے بچے ایک بڑی قیمت چکا کر اس مقام تک آئے تھے۔

آرہ اُس کو بھی وہی کہہ کر آرام کرنے چلی آئی تھی۔ دونوں بھائیوں نے اُس کی آنکھیں چُرانا نوٹ کیا تھا۔ کچھ تو تھا جو وہ چھپا رہی تھی، مگر کیا؟ اشعر دوبارہ سے اُس سے تفتیش کا ارادہ رکھتا تھا، جبکہ وہ آرہ کی طبیعت سنبھلنے تک اُسے کچھ وقت دینا چاہتا تھا۔

رات تک آرہ کو بخار ہو چکا تھا۔ جینا کے مرنے کے بعد اُس کی یہ حالت پہلی بار ہوئی تھی۔

"مُمی، کیا آرہ کو کوئی پریشانی ہے؟" ماتھے پر بکھرے بھورے بال، وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس سے آیا تھا۔

"نہیں بیٹا، وہ تو کافی خوش تھی، جامعہ میں بھی کافی دل لگ چکا تھا۔"

"ہمم، آپ اس کا دھیان رکھیں، میں میڈیسنز کا پتا کرواتا ہوں۔"

ان دونوں نے رات آرہ کے کمرے میں ہی گزاری تھی۔ اشعر صوفے پر جبکہ وہ اُس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ مُمی کچھ دیر پہلے فجر ادا کرنے جا چکی تھیں، وہ دونوں بھی آج فجر گھر پر پڑھنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

صبح ہوتے ہی نور نے دیکھا کل رات دوا لینے کے باعث آج وہ لیٹ ہی جاگی تھی۔۔۔ حرا کی آج دوپہر میں ڈیوٹی تھی تو وہ بھی سوئی رہی اسی لیے آج اسے کوئی اٹھانے والا نہ تھا۔۔۔ کل جامعہ کے بعد وہ دیر تک کام کرتی رہی جب سر میں درد کے باعث وہ فون اوف کر کے سو چکی تھی۔۔۔ اماں کے گھر ہونے والے واقع کے بعد اس نے کچھ دنوں کے لیے اپنا فون بند کر دینے کا سوچا تھا وہ جانتی تھی اب اماں اسے دو دن تک

فون نہیں کرنے والی تھیں اور اماں کے علاوہ اسے کس نے یاد کرنا تھا۔۔ ضروری بات کے لیے اسے کال ہی آجاتی تھی اسی لیے اس نے فون پہ پچھلے دو دن سے دھیان نہ دیا تھا۔۔

آج اس نے فلیٹ کی صفائی کے ساتھ کچھ کاموں کا سوچا تھا لیکن ان سب سے پہلے ناشتہ بنانا تھا کیونکہ رات کو بھی وہ ایسے ہی سو گئی تھی جب حرانے اسے چائے کے ساتھ دوائی کھانے کو کہا تھا۔۔

ناشتہ وہ اسی کے کمرے میں منگوا چکے تھے جب دونوں کو خود کو مسلسل دیکھتا پا کر اسنے انکی طرف دیکھتے پوچھا تھا۔۔

کیا میں بیمار ہو کر زیادہ پیاری لگ رہی ہوں۔۔“

آئیرہ اگر کچھ ہے تو بتاؤ ہم مل کر ہر مسئلے کا حل نکالتے ہے یہ بھی کر لیں گے۔۔ بھائی کے اس مان پہ آئیرہ کی آنکھیں بھیگی تھی وہ اسکا ہاتھ تھامے کس قدر مان سے کہہ رہا تھا کہ اسے کچھ بھی پریشانی ہے تو وہ بتا دے۔۔ وہ کہنا چاہتی تھی پر جانتی تھی اسکے بھائی اس سے شدید ناراض ہوں گے اور انکی ناراضگی کا ڈر اسے چپ رہنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

بھائی آپ الارا کو بلا دیں گے اس نے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔ اشعر اور اس نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا شاید وہ جینا کو یاد کر رہی تھی تبھی الارا کو بلانے کا کہہ رہی تھی۔۔ سامنے بیٹھے شخص نے اسے خود سے قریب کرتے کہا تھا۔۔

ضرور گڑیا۔۔ اشعر انکی طرف ایک نظر دیکھ کے سر ہلاتا باہر نکل گیا تاکہ الارا کو کال کر کے بلا سکے جبکہ وہ اسے ناشتہ کرانے لگا۔۔

آئیرہ کا بخار اتر چکا تھا اسکی طبیعت اب کافی بہتر تھی۔۔ الارا بھی کچھ دیر پہلے آچکی تھی۔۔ دوپہر تک دونوں بھائی اسکے ساتھ ہی رہے تھے دونوں ہی آج آفس نہ گئے تھے۔۔ الارا کے آنے کے بعد دونوں انھیں اکیلا چھوڑتے باہر آ گئے۔۔

میں کچھ میل چیک کر لیتا ہوں تم آئیرہ کی دوائی یاد سے اسے کھلا دینا میں خود چیک کروں گا۔۔

جی بھائی

اشعر لیونگ ایریا میں بیٹھا تھا کچھ دیر بعد وہ فریش ہونے اپنے کمرے جا چکا تھا۔۔ نہانے کے بعد اسے یاد آیا کہ آئیرہ کی دوائی وہ بھول چکا ہے اسے وہی دینے کی غرض سے اس نے آئیرہ کے کمرے کا رخ کیا جب اسکی روتی ہوئی آواز نے اسکے قدموں کو آگے بڑھنے سے روکا تھا۔۔

الارا جو اسکے کمرے میں آئی تھی اس نے اسے مزاق میں چھیڑا تھا۔۔

کاش آئیرہ میرے بھی تمھاری طرح دو حسین بھائی ہوتے تو میں یونہی نخرے اٹھاتی روز بیمار ہو کر۔۔

اچانک ہی اس نے اسکی طرف دیکھا جسکی آنکھوں سے آنسو نکلتے اسکے چہرے کو بگھونے لگے۔۔

آئیرہ گڑیا کیا ہو گیا ہے۔۔۔ الارا سے روتا دیکھ کے بوکھلا گئی تھی جانتی تھی کے اسکے بھائیوں کو معلوم ہوا تو اسے دوسری سانس بھی لینے نہ چھوڑیں۔۔۔

آپ کی دوست۔۔۔

میری دوست۔۔۔ الارا کو اسکی بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔۔۔ بھلا اسکی

دوست کا یہاں کیا ذکر اور کون سی دوست کی بات کر رہی تھی۔۔۔

آئیرہ بتاؤ تو سہی کون سی دوست۔۔۔

نور۔۔۔

Safar-e-Adab

آپ کی دوست ہیں نا نور۔۔۔

ہاں میری دوست ہے پر کیا ہوا اس نے تمہیں کچھ کہا کیا۔۔۔

آئیرہ نے روتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اس دن جب آپ کیفے میں تھی تو میں نے جھوٹ بولا تھا میرا مقصد ہر گز جھوٹ بولنا نہیں تھا پر مجھے سمجھ نہیں آیا اور میں بھول گئی میں نور کے پاس جاتی ہوں ہماری دوستی کو کافی عرصہ ہو گیا ہے وہ بہت اچھی ہیں بالکل جینا جیسی پروہ مجھ سے ناراض ہو گئیں ہیں میں نے صرف اسی لیے چھپایا ایک تو بھائی مجھے کبھی بھی ملنے نہیں دیں گے انھیں لگتا ہے میں بس جینا کی وجہ سے ایسا کرتی ہوں پروہ سچ میں بہت پیاری ہیں۔۔۔

“And I Don't waana lose her..”

وہ مجھے اگنور کر رہی ہیں میں نے اتنے میسجز کیے پر وہ جواب نہیں دیتی کل انھوں نے میری طرف دیکھا بھی نہیں۔۔ وہ بھی مجھے چھوڑ دیں گی۔۔

الار اسکی جینا سے اٹچمنٹ سے واقف تھی۔۔ دروازے پہ موجود اشعر بس اتنا ہی ان سکا کہ کسی نور نامی لڑکی کی وجہ سے اسکی بہن کی یہ حالت ہوئی ہے اور اب نور کو اسکا حساب دینا تھا۔۔

اشعر نے اس آدھی ادھوری بات کا کیا مطلب لیا تھا کسی کو خبر نہ ہوئی پر اسکا رد عمل سب پر ظاہر ہونے والا تھا اگلے دن۔۔

ایئرہ میں نور سے بات کروں گی گڑیا تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی وہ ایسی نہیں ہے۔۔ الار انور کا زیادہ دفاع بھی نہیں کر سکی کہ کہی آئیرہ اسے ہی غلط نہ لے لے۔۔ جینا کے مرنے کے بعد سے وہ ایسے ہی کسی سے اٹیچ ہو جاتی پھر اسکے چلے جانے پہ اپنی حالت خراب کر لیتی۔۔

ایکسیوزمی میں نور کا بھائی ہوں کیا آپ اسکی کسی نور نامی دوست کو جانتے ہیں۔۔ اگلے روز اشعر آفس سے پہلے جامعہ آیا تھا ڈیپارٹمنٹ کے سامنے ہی اسے کل موجود لڑکیوں میں سے دود کھائی دی تھی مریم اور مناہل نے اسکی طرف تعجب سے دیکھا تھا۔۔ بھلا اسے نور سے کیا کام نانور کو انھوں نے ایسے کسی لڑکوں سے بات کرتے دیکھا تھا۔۔

پر نور تو یہاں نہیں۔۔

پھر کہاں ملیں گیں۔۔“

وہ شاید لائبریری یہ پھر ڈیپارٹمنٹ۔۔ مخصوص ڈیپارٹمنٹ کا نام لیا تھا

ایرہ کیسی ہے اب۔۔ مریم نے اس سے سوال کیا تھا

وہ ٹھیک ہے تھینکیو فور دافوینگ لیڈیز۔۔“

“Thankw for the info young ladies”

۔۔ کہتے وہ وہی سے پیچھے مڑا تھا۔۔ لائبریری آتے اسے لائبریرین نے بتایا تھا۔۔ سریہاں بہت سے سٹوڈنٹس آتے ہیں آپ کس کی بات کر رہے ہیں ہمیں کیسے پتا چلے گا کون سی لڑکی ہے جس سے آپ ملنا چاہ رہے۔۔

وہاں سے مایوس ہوتے اس نے ڈیپارٹمنٹ جاتے مزید اسکے بارے میں معلومات لینے کا سوچا شاید پھر وہ لائبریری میں اسے ڈھونڈ سکے۔۔ جامعہ میں ہر ڈیپارٹمنٹ کی اپنی ہی الگ عمارت تھی۔۔ واج مین سے اس نے نور نامی لڑکی کا پوچھا تھا تو اس نے بھی لاعلمی کا اظہار کرتے یہی کہا کہ اتنے سٹوڈنٹس ہیں اسے نہیں پتا کہ وہ کون سی کا وہ ذکر کر رہا۔۔ اشعر کو آج کے آنے کا کوئی فائدہ نہ ہو تا دکھائی دیا الٹا اسے ٹائم دیکھا وہ ایک گھنٹہ تباہ کر چکا تھا نور پہ آیا غصہ مزید زیادہ ہو چکا تھا۔۔

“سر آپ مس نور سے کیوں نہیں پوچھ لیتے شاید انھیں کوئی معلومات ہو۔۔“

مس نور”۔

جی وہ یہیں پڑھاتی ہیں اکثر دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے بھی انکے سٹوڈنٹس ملنے آتے ہیں۔

اشعر کو سمجھ نہ آئی کہ آئیرہ کسی ٹیچر سے کیوں دوستی کرے گی پر پھر یہ سوچتے اسنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر قدم بڑھالیے کیا خبر کوئی سراہا تھا ہی آجائے۔

واچ مین نے اسے نور کے کمرے میں بٹھا دیا تھا اس وقت اسکی کلاس تھی وہاں موجود کلرک کے مطابق کلاس ختم ہونے میں دس منٹ باقی تھے۔ نور نے کلاس ختم کرتے واپس جانے کا ارادہ کیا جب کسی نے اسے بتایا کہ کوئی اس سے ملنے آیا ہے۔

کون آسکتا ہے۔ نہیں وہ تو ابھی آئے تھے اب نہیں آئیں گے پھر کون ہے۔

نور نے آتے ہی کمرے میں موجود شخص کی پشت دیکھتے دروازہ کھلا چھوڑا تھا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

گلا کھنکھارتے اس نے اسے خود کی جانب متوجہ کیا تھا۔

جی کیسی مدد کر سکتی ہوں میں آپکی۔ نور کو لگا وہ کسی سٹوڈنٹ کا گارڈین ہو گا ویسے تو ڈیپارٹمنٹ کی

طرف سے منع تھا کہ کسی کے گھر والے بھی کسی ٹیچر سے نہیں مل سکتے تھے پر جب وہ سامنے موجود

بندے کو جانتی بھی نہیں ہے تو یو نہی خیال آیا تھا۔

اشعر جو کے فون میں مصروف ہو چکا تھا آواز پہ اس نے آنکھ اٹھا کر دیکھا سامنے موجود مہرون عبا یہ اور ہم رنگ ہی نقاب میں موجود 5.4 فٹ کی لڑکی اسے کہی سے بھی ٹیچر نہ لگی تھی۔۔

مائے سیلف اشعر خازادہ۔۔ دراصل میں ایک نور نامی لڑکی کو ڈھونڈ رہا ہوں“

“معززت کے ساتھ کیا آپ کو یہ بات معیوب نہیں لگی کہ آپ کسی لڑکی کا پوچھتے جامعہ آئے ہیں۔۔

آپ غلط سمجھ رہی ہیں وہ میری بہن کی دوست ہے اور مجھے ایک ضروری بات کے سلسلے میں اس سے ملنا تھا۔۔

تو اس میں میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں۔۔ نور نے رکھائی سے جواب دیا تھا

واجب میں نے کہا تھا کہ آپ شاید جانتی ہوں۔۔“

دیکھیں سر آپ جو کوئی بھی ہیں ایسے کسی بھی سٹوڈنٹ کی پرسنل انفو میں ”آپ سے شیئر کیوں کروں گی بہتر ہے کہ آپ اپنی بہن سے اس معاملے میں مدد لیں۔۔“

نور نے کہتے بات ختم کی تھی۔۔ اشعر اسکی پرسنلٹی کا قائل ہوا تھا وہ عمر میں بھی کچھ زیادہ نا تھی پر جیسے رکھائی سے وہ بات کرتی دوسرا جواب ہی نہیں ڈھونڈ پاتا۔۔

یہ کچھ مناسب نہیں لیکن پھر بھی میری بہن کافی بیمار ہے اور وجہ صرف ”وہی لڑکی ہے۔۔“

کیا نام ہے آپکی بہن کا۔۔ نور نے اب سامنے موجود کاغذات سمیٹتے کہا ”تھا۔۔“

آئیرہ خازادہ ”۔۔ نور کے ہاتھ تھے تھے اسنے حیرت سے اشعر کی طرف دیکھا ”جیسے اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہو۔۔

تھیک اسی وقت مریم، منابل اور سارا بھی اسکے کمرے میں اینٹر ہوئی تھی وہ اسے بتانا چاہتی تھیں کے آئیرہ کا بھائی اسکا پوچھ رہا تھا اپنے ہی دیہان میں وہ اندر داخل ہوتی اسے آواز دیتی جب اشعر کو وہی دیکھتے وہ دہلیز پر ہی قدم روک چکی تھیں۔۔ اشعر نے پیچھے مڑ کر دیکھا پھر سامنے موجود نور کو یعنی وہی نور تھی جسکا آئیرہ ذکر کر رہی تھی۔۔ مریم سمیت باقیوں کو بھی کچھ غلط ہو جانے کا احساس ہوا وہ وہی سے واپس مڑ چکی تھیں جبکہ اشعر جو الاکھی بنا نور کی طرف پلٹا تھا۔۔ وہ کھڑا ہوتا میز کے کناروں کو تھامے اسکی طرف دیکھتے غرایا تھا۔۔ آواز میں شدت انتہا کی تھی جبکہ آواز اسنے آہستہ رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔

”آپ کی ہمت کیسے ہوئی اسکے ساتھ ایسا کرنے کی ”۔۔ نور جو ایک بار پھر پینک کر چکی تھی ناجانے کیسے اپنی ساری ہمت یکجا کر کے وہ اسکی طرف دیکھتے غرائی تھی۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

مسٹر اشعر ”۔۔ نور نے اسکا تھوڑی دیر پہلے بتایا گیانا نام لیا تھا۔۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی پہلے یہ بتائیں میرے ہی آفس میں کھڑے مجھ پرنا ”صرف چلانے کی بلکہ الزام تراشی کی میں چاہوں تو آپکو دو منٹ کے اندر یہاں سے باہر کر سکتی ہوں لیکن میں آپکا احترام کر رہی ہوں لہذا آپ بھی اپنی لمٹس میں رہ کر بات کریں۔۔ جہاں تک بات ہے آپکی بہن کا تو آپ یہ جا کر اپنی بہن ہی

سے پوچھیں گے انھیں کیا مسئلہ ہے کیونکہ ناتو میں انکو پڑھاتی ہوں نا ہی کبھی ان سے ملنے گئی ہوں آپکی بہن کی دوستیں باہر ہی موجود ہیں آپ چاہیں تو ان سے پوچھ کے اپنی تفتیش مکمل کر سکتے ہیں۔۔

میری بہن کو کچھ بھی ہوا یا آپکی وجہ سے اسے کوئی تکلیف پہنچی تو مس نور ”چھوڑنا تو آپکو بھی نہیں ہے۔۔“

“You have to pay for it..”

یہ دھمکیاں جا کر کسی اور کو دیں میں ان خالی دھمکیوں سے نہیں ڈرتی جا کر ”پوچھیں اپنی بہن سے پھر تفتیش کے لیے آئے گا۔۔“

جب آپ نے یہ رویہ اختیار کرنا تھا تو اسے خود سے اتنا مانوس کرنے کا ڈرامہ کیوں کیا۔۔

اور اب نور کو واقعی لگا جیسے سامنے موجود شخص عقل سے پیدل ہے تبھی ایسی باتیں کر رہا۔۔

مسٹر عاشق۔۔ وہ غصے میں اسکا نام غلط بول گئی۔۔ آپکو اپنی بہن سے ایک ”اچھی کمیونیکیشن کی ضرورت ہے یا تو آپ بہتر بتائیں گے اسے ایسی کیا چیز نہیں مل رہی اسکے گھر میں جسے وہ باہر تلاش کرتی پھر رہی ہے۔۔ دروازہ پیچھے ہے اور مجھے امید ہے آئندہ کبھی ہماری ملاقات نہیں ہوگی۔۔“

اشعر غصے سے اٹھتا باہر کی جانب بڑھا تھا جبکہ مریم باہر کھڑی سب کچھ سن چکی تھی وہ تیزی سے اسکے پیچھے بھاگی۔۔

نور کو ایک بار پھر اپنی نیکی گلے میں پڑتی محسوس ہوئی تھی اسنے پاس پڑے جگ سے پانی ڈالتے نقاب کو کھولے لبوں سے لگایا تھا ہاتھ اب تک کانپ رہے تھے وہ جتنا بھی خود کو مضبوط ثابت کر دے ایسے موقعوں پر حواس جواب دے جاتے تھے۔۔

مناہل اور سارا اندر آئیں تھیں مناہل نے پاس پڑے ٹشو باکس سے اسے ٹشو دیے تھے جبکہ سارا کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ انکی وجہ سے نور کے لیے اتنا بڑا مسئلہ بن چکا تھا۔۔ خبر تو انھیں آئیرہ کی بھی نہیں تھی نا جانے اسنے ایسا کیا بولا تھا کہ اسکا بھائی ایسے نور کو سنا گیا۔۔

بھائی سنیں۔۔۔ اشعر غصے سے گاڑی میں بیٹھتا جب مریم نے اسے آواز ”دے کر روکا تھا اسے رکتا دیکھ کر اسنے سانس لی تھی یقیناً اسکے پیچھے وہ بھاگتی ہوئی آئی تھی

مجھے نہیں پتا آپکو کیا غلط فہمی ہوئی ہے پر نور نے کچھ نہیں کیا ہم خود آئیرہ کے ساتھ انکے پاس آتے ہیں اور یہ بہت زیادہ سوئیٹ ہیں آخری بار بھی نور نے صرف اپنے کام اور طبیعت خراب کی وجہ سے اس دن ہمیں انکار کر دیا تھا اور بعد میں آئیرہ کی طبیعت خراب ہونے کا انھیں بھی نہیں پتا تھا

میں بس یہ سب اسی لیے کہ رہی کہ وہ ایک لڑکی ہیں آپ انکو بنا کسی بات کے ایسے الزام دے گئے۔۔ آئیرہ کو وہ بہت پسند کرتی ہیں اور یقیناً آئیرہ کو بھی یہ بات اچھی نہیں لگی گی۔۔ مریم اپنی بات کرتے واپس مڑ گئی جبکہ وہ گاڑی میں بیٹھتا غصے سے سپیڈ بڑھاتا وہاں سے آگے بڑھ گیا۔۔۔

انہوں نے نور سے مل کر معذرت کی تھی جبکہ نور نے انہیں کہا بھی کہ اس میں انکی کیا غلطی پھر وہ سب بھی واپس اپنے ڈیپارٹمنٹ جا چکی تھیں نور نے واپس فلیٹ جانے کے لیے ٹیکسی منگوائی تھی اتنا سب ہو جانے کے بعد وہ کام تو بالکل نہیں کر سکتی تھی۔۔

آئیرہ کی طبیعت کافی سنبھل چکی کل ہی بخار کی شدت کم ہو چکی تھی کچھ دیر پہلے ہی وہ باہر سے اندر اپنے کمرے میں آئی تھی جب سٹڈی ٹیبل پر رکھا فون چارج سے اتار کر چیک کیا جہاں بہت سے میسجز آئے ہوئے تھے۔۔ آئیرہ کو لگا اسکی دوستوں نے شاید نا آنے کے باعث کیا ہو گا ایک دفعہ اس نے پھر نور کی چیٹ کھولی جہاں پر انے میج بھی یو نہی بے مول ہوئے نظر آئے تھے سانس لینے اسنے گروپ کی چیٹ کھولی تھی جہاں میج کچھ یوں تھے۔۔

”آئیرہ تمہارا بھائی نور کا پوچھ رہا تھا۔۔ آئیرہ نے جلدی سے آگے پڑھا تھا۔۔

تم نے ایسا کیا کہا ہے بھائی سے۔۔ آئیرہ تمہاری طبیعت کا نور سے کیا لینا دینا۔۔

مجھے اتنی شرمندگی ہوئی نور کے سامنے ہم دوبارہ اسکے پاس کیسے جائیں گے۔۔ مناہل نے مریم کو ٹیگ کرتے کیا تھا

آئیرہ ایٹ لیسٹ تمہیں اپنے بھائی کو سمجھانا چاہیے تھا۔۔

کون بھائی کیا ہوا تھا۔۔ آئیرہ کو کچھ سمجھ نہیں آئی اس نے فوراً ہی مریم کو کال ملائی تھی جو کے اسنے نا اٹھائی تھی پھر جلدی سے اسنے مناہل کا نمبر ملا یا تھا دورنگ جانے پہ اٹھالیا گیا۔۔

مناہل وہ گروپ میں ”۔۔“

آئیرہ بہت افسوس کی بات ہے تمہیں اندازہ بھی ہے تمہارا بھائی نور کو کتنا ”کچھ کہہ کے گیا ہے“۔۔

کون سا بھائی میں نے تو کچھ نہیں کہا ”۔۔“

”اس دن جو آیا تھا وہی بھائی وہ پہلے ڈیپارٹمنٹ آیا تھا اس نے ہم سے نور کا پوچھا ہمیں لگا تم نے کہا ہو گا یا تم

ملنا چاہتی ہو گی پر پھر نور کو بتانے کے لیے جب گئے تو وہ اندر ہی انکے آفس روم میں تھا کاش ہم ہی نا

بتاتے ”۔۔“

پر میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا ”۔۔“

پتا نہیں پر وہ یہی کہ رہے تھے کہ تمہاری طبیعت نور کی وجہ سے خراب ہو ”رہی ہے اور وہ تمہیں ایوئیڈ کر

رہی ہیں جو بھی ہو تمہیں نور سے ایکسکوز کرنا چاہیے اور پلیز اپنے بھائی کی غلط فہمی بھی دور کرو ”۔۔“

BEING THE STRING OF YOUR KITE

ہاں بھائی آئیں تو میں بات کرتی ہوں ”۔۔“

ہم تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے پر یہ چھپانا بھی ٹھیک نہیں تھا ”۔۔“

نہیں اچھا کیا کہ بتا دیا ”۔۔“

تم ریٹ کرو پر پلیز یہ بات کلیئر کر لینا نور بہت اچھی ہیں ویسے ہی انکے لیے اتنا میس بن گیا ہے ”۔۔“

ہمم سہی ”وہ کہتے کال کاٹ چکی تھی۔۔“

ایرہ کو سمجھ نہیں آئی کیا اشعر کو الارا نے یہ سب کہا ہے پر الارا ایسا کیوں کہے گی وہ تو خود نور کی دوست ہے اسنے کچھ سوچتے الارا کا نمبر ملا یا تھا۔

دوسری طرف فون اٹھاتے ہی الارا بولی تھی۔

ہاں آیرہ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری کیا ہوا۔

الارا آپکی اشعر بھائی سے کوئی بات ہوئی ہے

نہیں میری تو کوئی بات نہیں ہوئی تم کیوں پوچھ رہی۔

ایکچیولی وہ نور۔ ایرہ نے اسے ساری بات بتائی تھی جسے سنتے ہی الارا نے اپنا ماتھا مسلا تھا جو ہوا تھا اچھا بالکل نا تھا پر کس قدر برا تھا یہ ایرہ اور اشعر بالکل نا جانتے تھے

الارا اب تو وہ مجھ سے بالکل بات نہیں کریں گی۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

آیرہ تم رہنے دو میں خود بات کروں گی پلیز تم اب کچھ نہ کہنا میں خود نور سے بات کروں گی تم سمجھ رہی ہونا۔

پروہ۔

میں تم سے وعدہ کرتی ہوں وہ تم سے دوستی نہیں توڑے گی بس تم فلحال اسے کچھ نا کہو۔

جی۔

میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔ الارا نے فون رکھتے کہا تھا۔۔۔ جبکہ آئیرہ بے چینی سے اشعر کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

حرا کی آج بھی ڈے شفٹ تھی وہ واپس آئی تو اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا نور عصر سے رات تک کمرے سے باہر نہیں آئی تھی اب رات ہونے پر بھی جب وہ باہر نا آئی تو حرا نے پھر سے اسکے کمرے کا دروازہ نوک کرنے کا ارادہ کیا تھا جب ڈور بیل بجی تھی۔۔۔

دروازا کھولا تو سامنے ہی الارا کھڑی تھی جسے اس نے خوش آمدید کہتے راستہ چھوڑا تھا الارا نے لیونگ ایریا میں آتے اس سے نور کا پوچھا تھا جس پر حرا نے اسے بتایا کہ اسکے آنے سے لے کر اب تک وہ باہر نہیں آئی ساتھ ہی اسنے اماں کے گھر ہونے والی روداد بھی سنا ڈالی جبکہ الارا کو سمجھ نہیں آئی کہ تناسب ہونے کے بعد وہ اس سے بات کیسے کرے۔۔۔

الارا کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔” BEING THE STRING OF YOUR KITE

ہم۔۔۔”

کیا ہوا کچھ ہوا ہے تم یوں اچانک آگئی اور اب۔۔۔ الارا نے سانس لیتے ”اسے آج کے دن میں ہوئے جانے والی ساری روداد سنا ڈالی

”تمہارا یہ کزن نا ہوتا میں اسکا منہ توڑ دیتی مطلب بنا کسی بات کو جانے وہ ایسے کیسے کسی کو الزام دے سکتا ہے۔۔۔”

اسکی بھی غلطی نہیں وہ اپنی بہن کو لے کر کافی ٹچی ہے۔۔۔“

کیا مطلب ٹچی ہے اسکا یہ مطلب ہے وہ کبھی بھی کہی بھی کسی کو کچھ بھی کہہ دے گ۔۔۔

ریلیکس حرا۔۔۔ حرا نے نور کی آواز سنتے پلٹ کر دیکھا تھا جو انکے پیچھے ہی کھڑی تھی الارا آگے بڑھتے

اس سے ملی تھی جبکہ حرا اب تک غصے سے وہی بیٹھی تھی

نور بھی حرا کے پاس صوفے پہ بیٹھ چکی تھی جبکہ الارا سامنے صوفے پر موجود تھی۔۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔“

اس میں تمھاری تو کوئی غلطی نہیں الارا۔۔۔ نور نے اسے ٹوکتے کہا تھا

“اشعر بالکل ایسا نہیں ہے اسے ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔

ہاں غلط فہمی میں آکر وہ جو دل چاہے کرے گا۔۔۔“

حرا۔۔۔ نور نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

“فائن میں جا رہی ہوں تم ساری زندگی یو نہیں کرتی رہنا۔۔۔ حرا کہتے غصے سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔

الارا بھی شاید اسے سمجھ سکتی تھی۔۔۔ نور اکثر چیزوں کا بہت اثر لیتی تھی جسے پھر حرا کتنی ہی محنت اور پیار

سے نارمل کرتی تھی۔۔۔ الارا کو وہ دن بھی یاد تھے جب نور صرف سائے سے بھی خوف محسوس کرتی تھی

کسی سے بات کرنا تو دور بس ہر ایک رشتے سے اسکا یقین اٹھ چکا تھا۔۔۔

حراغے میں ہے شاید اس لیے ایسا کر رہی۔۔۔

میں سمجھ سکتی ہوں پر نور آئیرہ واقع بہت اداس ہے اسے لگا تم اس سے ”ناراض ہو اور اشعر کی وجہ سے وہ مزید خوفزدہ ہے وہ بس اپنی بہن کی وجہ سے۔۔۔

الارامجھ سے بہتر تم اسکی کنڈیشن سمجھ سکتی ہو مجھے کچھ ہی ملاقاتوں میں یے سمجھ آگئی ہے کہ اسے ایٹچمنٹ اشوز ہیں تم اسکی فیملی ہو ایک اچھی سائیکالوجسٹ ہو اور اسکا بھائی وہ آکر مجھے الزام دے گیا تم سب اسکی کنڈیشن کو کیوں نہیں سمجھ رہے۔۔۔

”اسکی بہن کی ڈیٹھ کے بعد سے وہ کافی عرصہ ڈپریشن میں رہی تھی ایک بہن کو ایسے دیکھنے کے بعد اسکا بھائی دوسری بہن کے معاملے میں بہت پوزیسو ہو گئے تھے کچھ اس وقت یہی ٹھیک تھا۔۔۔

زندگی کسی کے چکے جانے سے رک نہیں جاتی ہمیں زندہ رہنے کے لیے روز ”خود کو کسی ناکسی طرح گھسیٹنا پڑتا ہے دل کی مانی جائے تو کس کا دل چاہتا ہے کہ وہ صبح اپنا بستر چھوڑ کے تپتی دھوپ میں مزدوری کے لیے جائے پر مجبوریاں کروالیتی ہیں اس وقت تم لوگوں کو جو ٹھیک لگا تم نے کیا پر تم لوگ وہیں کیوں رک گئے تم سب کو اسے سیکھانا چاہیے تھا کچھ چیزیں ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی ہم ہر چیز پہ کمانڈ نہیں رکھتے زندگی میں سب کچھ نہیں ملتا کیونکہ کوئی مکمل نہیں ہوتا کچھ ادھور اپن کہیں ناکہیں کسی ناکسی صورت میں ضرور ہوتا ہے اور ہمیں اس ادھورے پن کے ساتھ جینا ہوتا ہے یہی زندگی ہے شاید اگر تم اسکو یہ سمجھا دیتے جس بہن کو وہ دوسروں میں تلاش کر رہی وہ اسے کہی نہیں ملنی رشتوں کی ناکوئی

ریپلیسمنٹ (Replacement) ہے ناہی انسانوں کی وہ اپنے وہ جذبات جو بہن کے لیے رکھتی ہے وہ کسی کو نہیں دے پائے گی

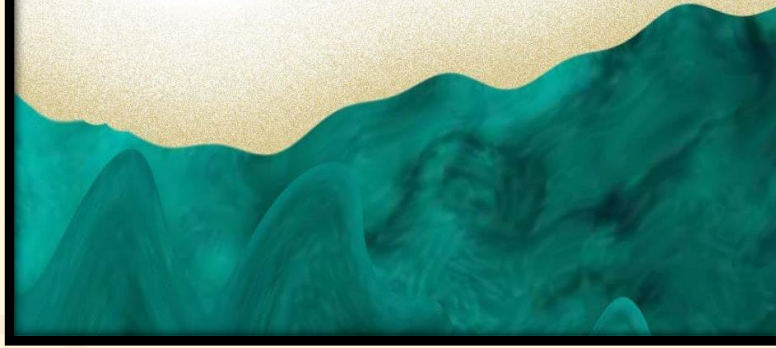
جاری ہے۔۔۔

باقی آئندہ قسط میں



پل صراط

عنیزہ زاہد



"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہونا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذرا سی غلطی ہو گئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔ پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آجائے گی۔' اس کے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

ایسین فتح



ابراہیم

"یہاں دستخط کرو غازہ ! " کاغذ غازہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازہ کے ہاتھ بڑی طرح کانپنے لگے۔ وہ تو با آسانی قلم تھام کر شفاف کاغذ پر آدھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنا لیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی حسرت میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازہ ! " سبیکہ کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔ "بچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سبیکہ ! اور یہ نیا دھور رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہنے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آ گئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمینڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو پیٹنے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

Click here

safareadab.com



دنوشہ آرزو

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔" وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔ "م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ج جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔ اللہ۔۔۔ بس اللہ۔۔۔" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھانجی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگ حب الہی تو اترتا نہیں۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارا ہی رہوں گا۔ شوہر کی تمنا بھی ہوتی ہے بھلا کسی کو۔" وہ مسکراتے ہوئے کوشش کر رہا تھا۔

"شوہر کے غیر محرم ہونے میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سنگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔

"وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟

"میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے توجہ ہٹا کر گئی۔

"ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔

اچھا اتنے پریقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے ناپ کیا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آخر۔۔۔ وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ در اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا بیٹا؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنوں گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ بھلا!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زور دار تھپڑ مار دیا۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آچکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے ہلٹی اور حسن خان وہیں دل تمام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کہے اس طرح کہ۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے سہنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

Click here

safareadab.com

safareadab.com

وراثت

فاطمہ ملک

ناور سجید کی دیک جھلک

میری بہن کو کچھ بھی ہوا یا آپکی وجہ سے اسے کوئی
تکلیف پہنچی تو مس نور ”چھوڑنا تو آپکو بھی نہیں ہے
--“

”.. You have to pay for it“

یہ دھمکیاں جا کر کسی اور کو دیں میں ان خالی دھمکیوں
سے نہیں ڈرتی جا کر ”پوچھیں اپنی بہن سے پھر تفتیش
کے لیے آئے گا“۔

جب آپ نے یہ رویہ اختیار کرنا تھا تو اسے خود سے اتنا
مانوس کرنے کا ڈرامہ کیوں کیا“۔

اور اب نور کو واقعی لگا جیسے سمانے موجود شخص عقل
سے پیدل ہے تبھی ایسی باتیں کر رہا۔

مسٹر عاشق ”۔۔ وہ غصے میں اسکا نام غلط بول گئی۔۔ آپکو
اپنی بہن سے ایک ”اچھی کمیونیکیشن کی ضرورت ہے
یا تو آپ بہتر بتائیں کہ اسے ایسی کیا چیز نہیں مل رہی
اسکے گھر میں جسے وہ باہر تلاش کرتی پھر رہی ہے

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE
www.safareadab.com

Safar-e-Adab
BEING THE STRING OF YOUR KITE
www.safareadab.com

سجیل



کیا پپیگ

-- دروازہ پیچھے ہے اور مجھے امید ہے آئندہ کبھی
ہماری ملاقات نہیں ہوگی --

اشعر غصے سے اٹھتا باہر کی جانب بڑھتا تھا جبکہ مریم باہر
کھڑی سب کچھ سن چکی تھی وہ تیزی سے اسکے پیچھے
بھاگی --

نور کو ایک بار پھر اپنی نیکی گلے میں پڑتی محسوس ہوئی
تھی اسنے پاس پڑے جگ سے پانی ڈالتے نقاب کو
کھولے لبوں سے لگایا تھا ہاتھ اب تک کانپ رہے تھے
وہ جتنا بھی خود کو مضبوط ثابت کر دے ایسے موقعوں
پر حواس جواب دے جاتے تھے --

BEING THE STRING OF YOUR KITE

مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں
کلک کریں۔

safareadab.com

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب